

تَاوُفِیْرُ نَبَا لِعُرْوٰی وَنَسْمُوْا عَنِ الْمَذٰكِبِ  
(بھلائی کا حکم دیتے ہو اور بڑائی سے منع کرتے ہو) (آل عمران: ۱۱۰)

# خُوبٌ تَاوُفٌ

پروفیسر ڈاکٹر محمد سعید احمد  
ایم۔ اے۔ پی۔ ایچ۔ ڈی

ادارہ مسعودیہ  
۵۰۶/۲- ای، ناظم آباد، کراچی سندھ  
اسلامی جمہوریہ پاکستان ۱۴۱۸ھ / ۱۹۹۸ء



عطیہ

از

صاحبزادہ سرور احمد صاحب

گورکھ پور

۱۵ شعبان ۱۳۳۱ھ

تَاٰمِرٌ مِّنْ نَّبَاٍ لِّعِبْرَةٍ لِّمَن يَّذَكَّرُ  
(بجلائی کا حکم دیتے ہو اور برائی سے منع کرتے ہو) (آل عمران: ۱۱۰)

# توبہ تاجزوب

پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد

ایم۔ اے، پی۔ ایچ۔ ڈی



ادارۃ مسعودیہ

۵، ۶/۲۔ ای، ناظم آباد، کراچی، اسلامی جمہوریہ پاکستان

(۲)

## بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

### ابتدائیہ

دنیا اچھی بری چیزوں سے بھری پڑی ہے، زندگی بہت مختصر ہے، انتظار نہیں کر سکتی، آن کی آن میں اچھی چیزوں کی اچھائی اور بری چیزوں کی برائی کا اندازہ لگانا عقل کے بس کی بات نہیں، وہ بینائی سے محروم ہے اور تجربوں کی محتاج ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے مجبور بندوں پر کرم فرمایا، انبیاء علیہم السلام کو بھیجا، آخر میں حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث فرمایا اور وحی نے اس مشکل کو ہمیشہ ہمیشہ کے لئے آسان کر دیا اور وہی آسان کر سکتی تھی، پھر قرآن و سنت کا پیغام پہنچانے والے، پیغام پہنچاتے رہے، اچھی اور بری چیزوں کو بتاتے رہے اور اللہ کے بندوں کی رہنمائی کرتے رہے۔ انھیں رہنماؤں میں مولانا احمد رضا خاں محدث بریلوی (م ۱۳۴۰ھ / ۱۹۲۱ء) کی شخصیت نہایت ممتاز ہے، عالم اسلام کے جلیل القدر محدث و ققیہ اور مصلح و مفکر تھے۔ ایک عرضے تک ان کو نہیں سمجھا گیا اور ان کے بارے میں طرح طرح کی بے سرو پا باتیں مشہور کی گئیں اور شکوک و شبہات پیدا کئے گئے، ان کی شخصیت کو مجروح اور سیرت کو داغدار کیا گیا لیکن ربع صدی سے عالمی سطح پر مختلف یونیورسٹیوں اور تحقیقی اداروں میں مسلسل تحقیق نے حقائق کو روشن کر کے غلط فہمیوں کا ازالہ کر دیا ہے۔

بدعت کے حوالے سے محدث بریلوی کے بارے میں بہت سے

بے بنیاد باتیں عام کی گئیں اور یہ کام اہل علم نے کیا جو نہایت افسوسناک

ہے۔ شاید اس کی وجہ یہ ہو کہ محدث بریلوی کے بعض عقیدت مندوں کا عمل ان کے موقف کے سراسر خلاف ہے۔

مجدد

حقیقت یہ ہے کہ محدث بریلوی نے اپنے فتوؤں، رسالوں اور تقریروں کے ذریعہ رو بدعات اور احیاء اسلام کے لئے جدوجہد کی غالباً اسی لئے بعض علمائے حرین نے ان کو اس صدی کا مجدد کہا ہے۔ چنانچہ حافظ کتب الحرم شیخ اسمعیل خلیل مکی لکھتے ہیں:-

بل اقول لوقیل فی حقہ انہ مجدد ہذا القرن لکان حقا

و صدقا

لیس علی اللہ بمستکر

ان یجمع العالم فی واجدا

(ترجمہ) بلکہ میں کہتا ہوں کہ ان کے بارے میں یہ کہا جائے کہ وہ

اس صدی کے مجدد ہیں۔ تو بیشک یہ بات سچ و صحیح ہوگی۔

خدا کے لئے یہ بات مشکل نہیں کہ وہ ایک جان میں ایک جہاں سمو

وے۔

اس مختصر مقالے میں ہم بدعت کے حوالے سے بعض امور کے

بارے میں محدث بریلوی کا موقف بیان کریں گے تاکہ اصل حقائق

سامنے آجائیں اور اہل علم کے لئے کوئی شک و شبہ باقی نہ رہے۔

الْمَدِينَةُ الْمَدِينَةُ

محدث بریلوی کے نزدیک اسلام کا مفہوم سیدھا سادا ہے مگر وہ اس شخص کا تعاقب کرتے ہیں جو دین میں نئی نئی باتیں نکالتا ہے اور اس پر تنقید کرتے ہیں جو ملی وحدت میں رخنہ ڈال کر اس کو پارہ پارہ کرتا ہے اور سواد اعظم کو چھوڑ کر ایک نئی راہ نکالتا ہے۔

محدث بریلوی سے سوال کیا گیا کہ غیر مسلم جو انگریزی جانتے ہیں کلمہ پڑھنے سے مسلمان ہو جائیں گے یا نہیں؟۔۔۔۔۔ انھوں نے جواب دیا:-

"بیشک مسلمان ٹھہریں گے اگرچہ کلمہ طیبہ کا ترجمہ نہ جائیں۔۔۔۔۔ بلکہ اگرچہ کلمہ طیبہ بھی نہ پڑھا ہو کہ اتنا ہی کہنا کہ "میں نے وہ مذہب چھوڑ کر دین محمدی قبول کیا"۔ ان کے اسلام کے لئے کافی ہے۔"

بدعتی

لیکن اسلام قبول کرنے کے بعد جو شخص حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بتائے ہوئے راستے سے گریز کرتا ہے اور بعض باتوں سے انکار کرتا ہے اس کے متعلق محدث بریلوی اپنا موقف بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:-

"فی الواقع جو بدعتی ضروریات دین میں سے کسی شے کا منکر ہو باجماع مسلمین یقیناً قطعاً کافر ہے اگرچہ کروڑ بار کلمہ پڑھے، پیشانی اس کی سجدے میں ایک ورق ہو جائے، بدن اس کا روزوں میں ایک خاکہ رہ جائے، عمر میں ہزار حج کرے، لاکھ پہاڑ سونے کے راہ

خدا پر دے۔۔۔۔۔ لاواللہ، ہرگز ہرگز کچھ قبول نہیں جب تک حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کی ان تمام ضروری باتوں میں جو وہ اپنے رب کے پاس سے لائے تصدیق نہ کرے۔<sup>۳</sup>

## نوافل

ہمارے معاشرے کے بہت سے مسلمان فرائض و واجبات و سنن چھوڑ کر مستحبات اور مباحات میں لگے رہتے ہیں۔ محدث بریلوی نے عمل کی اس بے اعتدالی پر سخت گرفت کی ہے۔۔۔۔۔ ایک جگہ لکھا ہے:-

"ابو محمد عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی کتاب مستطاب فتوح الغیب میں کیا کیا جگر شکاف مثالیں ایسے شخص کے لئے ارشاد فرمائی ہیں جو فرض چھوڑ کر نفل بجا لائے۔۔۔۔۔ اس کتاب مبارک میں۔۔۔۔۔ فرمایا:-

فان اشتغل بالسنة و النوافل قبل الفرائض لم يقبل منه  
واہین<sup>۴</sup>

اگر فرائض کی ادائیگی سے قبل سنن و نوافل میں مشغول ہو تو سنن و نوافل قبول نہیں ہوتیں بلکہ موجب اہانت ہوتی ہیں۔

## شریعت و طریقت

شریعت و طریقت اور بیعت کے بارے میں محدث بریلوی کا مسلک بہت واضح و معقول ہے۔ عمرو کے اس قول کے بارے میں کہ "طریقت نام ہے وصول الی اللہ کا اور شریعت نام ہے چندا و امر و نواہی

کا۔ جب مولانا بریلوی سے استفسار کیا گیا تو انھوں نے جواب دیا:-  
 "عمر و کا قول کہ طریقت نام ہے وصول الی اللہ کا محض جنون و  
 جہالت ہے۔ دو حرف پڑھا ہوا جانتا ہے کہ "طریف، طریقہ،  
 طریقت، راہ کو کہتے ہیں نہ کہ پہنچ جانے کو۔ تو یقیناً طریقت، بھی راہ  
 ہی کا نام ہے۔ اب اگر وہ شریعت سے جدا ہو تو بشارت قرآن عظیم  
 خدا تک نہ پہنچائے گی بلکہ شیطان تک، جنت میں نہ لے جائے گی  
 بلکہ جہنم میں کہ شریعت کے سوا سب راہوں کو قرآن عظیم باطل و  
 مردود فرما چکا۔<sup>۵</sup>

## ضرورت مرشد

ضرورت مرشد کے بارے میں ایک سوال کے جواب میں کہتے

ہیں:

"انجام کار رستگاری"۔۔۔۔۔ (اگرچہ معاذ اللہ سبقت عذاب کے  
 بعد ہو)۔۔۔۔۔ یہ عقیدہ اہل سنت میں ہر مسلمان کے لئے لازم  
 اور کسی بیعت و مریدی پر موقوف نہیں، اس کے واسطے صرف نبی  
 کو مرشد جاننا بس ہے۔<sup>۶</sup>

لیکن اسی کے ساتھ ساتھ یہ بھی لکھتے ہیں:-

"فلاح احسان کے لئے پیشک مرشد خاص کی حاجت ہے اور وہ بھی  
 شیخ اہصال کی، شیخ اتصال اس کے لئے کافی نہیں۔<sup>۷</sup>

## استغاثہ و استعانت

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور اولیاء کرام سے استغاثہ و  
 استعانت کے بارے میں محدث بریلوی کا موقف یہ ہے کہ یہ مشروط



طور پر جائز ہے۔ ایک استفتاء کے جواب میں وہ لکھتے ہیں:-  
 "جائز ہے جب کہ انھیں بندہ خدا اور اس کی بارگاہ میں وسیلہ جانے  
 اور انھیں باذن الہی و المدبرات امرا سے مانے اور اعتقاد  
 کر لے کہ بے حکم خدا ذرہ نہیں ہل سکتا اور اللہ عزوجل کے دیئے  
 بغیر کوئی ایک جہ نہیں دے سکتا، ایک حرف نہیں سن سکتا، پلک  
 نہیں ہلا سکتا اور بیشک سب مسلمانوں کا یہی اعتقاد ہے۔<sup>۸</sup>

### سجدہ تنظیمی

بعض مسلمان حدود شرعیہ سے تجاوز کر کے مزارات کے آگے  
 سجدے وغیرہ کرتے ہیں۔ مولانا بریلوی نے غیر اللہ کے لئے سجدہ  
 عبادت کو کفر و شرک اور سجدہ تنظیمی کو حرام قرار دیا ہے اور اس سلسلے  
 میں ایک فاضلانہ و محققانہ رسالہ لکھا ہے۔ جس کا عنوان ہے:-

الزبدہ الزکیہ لتحریم سجود التحیہ

(۱۳۳۷ھ / ۱۹۱۸ء)

اس رسالے میں وہ لکھتے ہیں:-

مسلمان اے مسلمان! اے شریعت مصطفوی کے تابع فرمان! جان  
 اور یقین جان کہ سجدہ، حضرت عزت عز جلالہ کے سوا کسی کے لئے  
 نہیں، اس کے غیر کو سجدہ عبادت تو یقیناً اجماعاً شرک مہین و کفر  
 مہین اور سجدہ تحیت حرام و گناہ کبیرہ بالیقین۔<sup>۹</sup>

محدث بریلوی نے اپنے دعوے کے اثبات میں پہلے آیات قرآنی  
 سے سجدہ تحیت کی حرمت کو ثابت کیا ہے۔<sup>۱۰</sup> پھر چالیس احادیث سے  
 ثابت کیا ہے،<sup>۱۱</sup> اس کے بعد ڈیڑھ سو نصوص فقہ سے سجدہ تحیت کی

حرمت کے دلائل پیش کیئے ہیں۔<sup>۱۲</sup>

## تصاویر

آجکل بعض بے علم مسلمان گھروں میں براق کی تصاویر لگاتے ہیں۔ یہ رواج پہلے بھی تھا، محدث بریلوی نے براق کی تصاویر لگانے کی سختی سے ممانعت کی ہے البتہ قبر شریف اور نعلین شریف کے عکس کو جائز و مستحسن لکھا ہے۔<sup>۱۳</sup>

## فاتحہ

مسلمانوں میں فاتحہ، سوم، چہلم، برسی، عرس وغیرہ کا رواج ہے۔۔۔۔۔ محدث بریلوی نے اس کی روح کو جائز قرار دیا ہے اور غیر ضروری لوازمات کو بے اصل، اس طرح انھوں نے میانہ روی کی راہ اختیار کی ہے۔ فاتحہ وغیرہ کو جائز قرار دیتے ہوئے آخر میں لکھا ہے:-

"باقی جو بے ہودہ باتیں لوگوں نے نکالی ہیں مثلاً اس میں شادی کے سے تکلف کرنا، عمدہ عمدہ فرش بچھانا، یہ باتیں بے جا ہیں اور اگر یہ سمجھتا ہے کہ ثواب تیسرے دن پہنچتا ہے یا اس دن زیادہ پہنچے گا اور روز کم، تو یہ عقیدہ بھی اس کا غلط ہے۔ اسی طرح چٹوں کی کوئی ضرورت نہیں، نہ چنے بانٹنے کے سبب کوئی برائی پیدا ہوتی۔"<sup>۱۴</sup>

## ایصالِ ثواب

کھانے کو سامنے رکھ کر ایصالِ ثواب کرنے کے بارے میں اپنے موقف کا اظہار کرتے ہوئے لکھتے ہیں:-

"بات یہ ہے کہ فاتحہ ایصالِ ثواب کا نام ہے اور مومنِ رُعمل نیک کا ایک ثواب اس کی نیت کرتے ہی حاصل اور کینے پر دس ہو جاتا ہے۔" <sup>۱۵</sup>

----- رہا کھانا دینے کا ثواب، وہ اگرچہ اس وقت موجود نہیں تو کیا ثواب پہنچانا شاید ڈاک یا پارسل میں کسی چیز کا بھیجنا سمجھا ہو گا کہ جب تک وہ شے موجود نہ ہو، کیا بھیجی جائے۔۔۔۔۔؟ حالانکہ اس کا طریقہ صرف جناب باری میں دعا کرنا ہے کہ وہ ثواب میت کو پہنچائے۔۔۔۔۔ اگر کسی کا یہ اعتقاد ہے کہ جب تک کھانا سامنے نہ کیا جائیگا، ثواب نہ پہنچے گا تو یہ گمان اس کا محض غلط ہے۔ <sup>۱۶</sup>

ایک سوال کے جواب میں کہ زید اپنی زندگی میں خود اپنے لئے ایصالِ ثواب کر سکتا ہے یا نہیں، لکھتے ہیں:-

"ہاں کر سکتا ہے، محتاجوں کو چھپا کر دے۔۔۔۔۔ یہ جو عام رواج ہے کہ کھانا پکایا جاتا ہے اور تمام اغنیاء و برادری کی دعوت ہوتی ہے، ایسا نہ کرنا چاہئے۔" <sup>۱۷</sup>

## بے پردگی

دور جدید کی بدعات میں عورتوں کا بے محابہ گھومنا پھرنا، نامحرموں کے سامنے آنا، میت کے گھر جمع ہو کر خوب کھانا پینا، رہنا سہنا، زیارت قبور کے لئے قبرستانوں میں جانا اور نامحرم پیروں کے سامنے آنا، عام ہے۔ محدث بریلوی نے ان تمام بدعات کی مخالفت کی ہے۔

ایک سوال ک جواب میں کہ "عورت اپنے محارم اور غیر محارم کے ہاں جاسکتی ہے یا نہیں؟" محدث بریلوی نے ایک رسالہ لکھا جس کا

عنوان ہے:-

مروج النجا لخروج النساء

(۱۳۱۶ء / ۱۸۹۸ء)

اس رسالے میں محدث بریلوی نے عورتوں کو مندرجہ ذیل اقسام میں تقسیم کیا ہے، پھر ہر ایک کے لئے الگ الگ حکم صادر کیا ہے:-

قابلہ، غاسلہ، نازلہ، مریضہ، مضطرہ، حاجہ، مجاہدہ، مسافرہ، کاسبہ، شاہدہ، طالبہ، مطلوبہ۔<sup>۱۸</sup>

میت کے گھر مہمان داری

مندرجہ ذیل عنوان سے ایک رسالہ لکھا جس میں میت کے گھر انتقال کے دن یا بعد، عورتوں اور مردوں کا جمع ہو کر کھانا پینا اور میت کے گھر والوں کو زیور بار کرنے کی سختی سے ممانعت کی گئی ہے:-

جلی الصوت لنہی الدعوت امام الموت<sup>۱۹</sup>

(۱۳۱۰ھ / ۱۸۹۲ء)

زیارت قبور

ایک سوال کے جواب میں کہ "عورتیں زیارت قبور کے لئے قبرستان جاسکتی ہیں یا نہیں؟" تحریر فرمایا:-

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:-

لعن الله زوارت القبور

(اللہ کی لعنت ان عورتوں پر کہ زیارت قبور بکثرت کریں)۔

رواہ احمد و ابن ماجہ و الحاکم عن حسان بن ثابت و الاوائلان و الترمذی  
عن ابی ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔<sup>۲۰</sup>

اس موضوع پر محدث بریلوی نے ایک رسالہ بھی لکھا ہے جس

کا عنوان ہے:-

جمل النور فی نہی النساء عن زیارة القبور۔<sup>۲۱</sup>

(۱۳۳۹ھ / ۱۹۲۰ء)

زیارت قبور کے سلسلے میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے  
روضہ شریف پر حاضری کو مستثنیٰ قرار دیا ہے کیونکہ عورتوں اور  
مردوں کا اس دربار میں حاضر ہونا احادیث شریفہ سے ثابت ہے۔ چنانچہ  
جب حضرت خواجہ معین الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ کے مزار مبارک پر  
عورتوں کی حاضری کے بارے میں سوال کیا گیا تو فرمایا:-

"غنیہ میں ہے یہ نہ پوچھو کہ عورتوں کا مزارات پر جانا جائز ہے یا  
نہیں بلکہ یہ پوچھو کہ اس عورت پر کس قدر لعنت ہوتی ہے اللہ کی  
طرف سے اور کس قدر صاحب قبر کی جانب سے؟۔۔۔۔۔ جس  
وقت گھر سے ارادہ کرتی ہے لعنت شروع ہو جاتی ہے۔۔۔۔۔  
سوائے روضہ انور کے کسی مزار پر جانے کی اجازت نہیں، وہاں  
حاضری البتہ سنت جلیلہ عظیمہ قریب بواجبات ہے۔۔۔۔۔ خود  
حدیث میں ارشاد ہوا من زار قبری و جبت لہ شفاعتی جو میرے  
مزار کریم کی زیارت کو حاضر ہوا اس کے لئے میری شفاعت واجب

ہو گئی۔ دوسری حدیث میں ہے من حج ولم یزرنی فقد جفانی  
جس نے حج کیا اور میری زیارت کو نہ آیا بیشک اس نے مجھ پر جفا  
کی۔ ۲۲

### پیرو مرشد

فی زماننا عورتیں اپنے پیروں اور مرشدوں کے سامنے بے  
دھڑک آجاتی ہیں۔ نہ ان کو کوئی حجاب آتا ہے اور نہ پیر ہی منع کرتے  
ہیں۔۔۔۔۔ اس سلسلے میں محدث بریلوی سے ایک استفتاء کیا گیا تو  
انہوں نے جواب دیا:-

بیشک ہر غیر محرم سے پردہ فرض ہے جس کا اللہ و رسول نے حکم دیا  
ہے جل جلالہ، و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم۔ بیشک پیر، مریدہ کا  
محرم نہیں ہو جاتا۔ نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام سے بڑھ کر امت کا پیر  
کون ہو گا؟۔۔۔۔۔ وہ یقیناً ابو الروح ہوتا ہے۔۔۔۔۔ اگر پیر  
ہونے سے آدمی محرم ہو جایا کرتا تو چاہئے تھا کہ نبی سے اس کی  
امت سے کسی عورت کا نکاح نہ ہو سکتا۔ ۲۳

### چراغ جلاانا

مزارات پر روشنی کرنے، چراغ، لوبان، بخور جلانے اور چادر  
چڑھانے کا بھی عام رواج ہے۔ محدث بریلوی نے ان تمام رسوم و  
رواج سے متعلق میانہ روی اختیار کرتے ہوئے، معقول فیصلے صادر کئے  
ہیں۔

قبروں پر چراغ جلاانے کے بارے میں سوال کیا گیا تو شیخ عبدالغنی  
نابلسی کی تصنیف حدیقہ ندیہ کے حوالے سے تحریر فرمایا:-

○ -- قبروں کی طرف شمع لے جانا بدعت اور مال کا ضائع کرنا ہے۔" ۲۴

اس کے بعد محدث بریلوی لکھتے ہیں :-

○ -- یہ سب اس صورت میں ہے کہ بالکل فائدے سے خالی ہو اور اگر شمع روشن کرنے میں فائدہ ہو کہ موقع قبور میں مسجد ہے، یا قبور سرراہ ہیں، وہاں کوئی شخص بیٹھا ہے۔۔۔۔۔ تو یہ امر جائز ہے۔ ۲۵

ایک اور جگہ اسی قسم کے ایک سوال کے جواب میں لکھا ہے :-

○ -- اصل یہ ہے کہ اعمال کا مدار نیت پر ہے، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں انما الاعمال بالنیات اور جو کام دینی فائدے اور دنیوی نفع جائز دونوں سے خالی ہو، عبث ہے اور عبث خود مکروہ ہے اور اس میں مال صرف کرنا اسراف ہے اور اسراف حرام ہے۔ قال اللہ تعالیٰ ولا تسرفوا ان اللہ لا یحب المسرفین اور مسلمانوں کو نفع پہنچانا بلاشبہ محبوب شارع ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں من استطاع منکم ان ینفع اخاه فلینفعه تم میں جس سے ہو سکے کہ اپنے بھائی مسلمان کو نفع پہنچائے تو

پہنچائے۔ ۲۶

## اگر اور لوہان جلانا

قبر پر لوہان وغیرہ جلانے کے لئے دریافت کیا تو جواب دیا گیا:-  
 عود، لوہان وغیرہ کوئی چیز نفس قبر پر رکھ کر جلانے سے احتراز چاہئے  
 اگرچہ کسی برتن میں ہو لِمَافِيهِ التَّفَاوُلُ الْقَبِيحُ بِطُلُوعِ  
 الدِّخَانِ مِنَ عَلِيِّ الْقَبْرِ وَالْعِيَاذُ بِاللَّهِ----- اور قریب  
 قبر سلگانا (اگر نہ کسی تالی یا ذاکریا زائر حاضر خواہ عنقریب آنے والے  
 کے واسطے ہو) بلکہ یوں کہ صرف قبر کے لئے جلا کر چلا آئے تو ظاہر  
 منع ہے، اسراف اور اضعاف مال۔ میت صالح اس غرنے کے سبب  
 جو اس قبر میں جنت سے کھولا جاتا ہے اور بہشتی نسیمیں، بہشتی پھولوں  
 کی خوشبوئیں لاتی ہیں، دنیا کے اگر اور لوہان سے غنی ہے۔ ۲۷

## چادر چڑھانا

قبر پر چادر چڑھانے کے لئے دریافت کیا تو جواب دیا:-  
 جب چادر موجود ہو اور ہنوز پرانی یا خراب نہ ہوئی کہ بدلنے کی  
 حاجت ہو تو بیکار چادر چڑھانا فضول ہے بلکہ جو دام اس میں صرف  
 کریں ولی اللہ کی روح مبارک کو ایصالِ ثواب کے لئے محتاج کو  
 دیں۔ ۲۸

محدث بریلوی نے مندرجہ بالا رسوم و رواج میں اسراف اور  
 اضعاف مال سے بچنے اور کفایت شعاری کے اسلامی معاشی نظریہ کو پیش  
 نظر رکھتے ہوئے فیصلے صادر کیے ہیں۔ یعنی اگر کسی عمل نیک میں افادیت  
 ہے تو وہ جائز ہے اور اضعاف مال ہے تو حرام ہے۔ اور یہ اصول





## اعراس مروجہ

اعراس مروجہ میں شرکت کے بارے میں پوچھا گیا تو سخت شرائط و پابندیوں کے ساتھ اس کے جواز کا فتوے دیتے ہوئے لکھا:۔

"عرس متعارف مذکور فی السؤال کہ ہجوم زناں، و تماشائے مردماں،

آثار شرکیہ و ارتکاب معاصی، نظارہ اجنبیہ و لہو و لعب و طوائفان

رقاصان و آلات مزامیر وغیرہ سے خالی ہو، بلاشبہ جائز و درست ہے

کہ الامور بمقاصدھا۔۔۔۔۔ اور ظاہر ہے کہ غرض انعقاد اس

مجلس سے ایصال ثواب، فاتحہ و قرآن خوانی ہے۔<sup>۳۱</sup>

آجکل اعراس میں بکثرت ان امور کا ارتکاب کیا جاتا ہے محدث

بریلوی نے جن کی نفی فرمائی، ایسے اعراس میں شرکت جہاں ان افعال

قبیحہ کا ارتکاب ہو محدث بریلوی کے نزدیک جائز نہیں۔

## آتش بازی

بعض مسلمانوں میں شادی کے موقع پر آتش بازی چھوڑنے کا

رواج ہے اور شب برات کے موقع پر تو اکثر مسلمان آتش بازی کا

اہتمام کرتے ہیں۔ خصوصاً بچے اس شغف میں مصروف نظر آتے

ہیں۔۔۔۔۔ محدث بریلوی سے اس سلسلے میں ایک سوال کیا گیا تو

جواب دیا:۔

"آتش بازی جس طرح شادیوں اور شب برات میں رائج ہے، بیشک

حرام اور پورا جرم ہے کہ اس میں تضحیح مال ہے، قرآن مجید میں

ایسے لوگوں کو شیطان کا بھائی فرمایا، قال اللہ تعالیٰ ولا تبذر

تذیراً ○ ان المبذرين كانوا اخوان الشيطان ○ ۳۲

## شادی بیاہ

جس شادی میں گانا بجانا اور محرمات شرعیہ کا ارتکاب ہو اس میں شرکت سے منع فرمایا اور یہ ہدایت کی :-

"جس شادی میں یہ حرکتیں ہوں، مسلمانوں پر لازم ہے کہ اس میں ہرگز شریک نہ ہوں"۔ ۳۳

ممانعت کی اصل وجہ یہی ہے کہ شرکت سے مرتکب کی ہمت افزائی ہوتی ہے اور وہ باز نہیں آتا۔۔۔۔۔ ہمارے معاشرے میں بہت سے لوگ فضول خرچیوں میں مبتلا ہیں بلکہ فضول خرچی ہماری طبیعت ثانیہ بن گئی ہے۔۔۔۔۔ ایک دوسرے کی ہمت افزائی کرتا ہے، ایک دوسرے کی حرص کرتا ہے اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ہم سب بینائی سے محروم ہو گئے۔۔۔۔۔ محدث بریلوی نے ملت کی اس پستی اور انحطاط پر روشنی ڈالتے ہوئے لکھا ہے :-

"قلب جب تک صاف ہے، خیر کی طرف بلاتا ہے اور معاذ اللہ کثرت معاصی اور خصوصاً کثرت بدعات سے اندھا کر دیا جاتا ہے، اب اس میں حق کے دیکھنے، سمجھنے، غور کرنے کی قابلیت نہیں رہتی مگر ابھی حق سننے کی استعداد باقی رہتی ہے۔۔۔۔۔" ۳۴

## دیگر بدعات

جن بدعات کا اوپر ذکر کیا گیا ان کے علاوہ بھی ہمارے معاشرے میں بہت سی ایسی بدعتیں پائی جاتی ہیں جن کی شریعت میں ممانعت ہے۔

محدث بریلوی نے اپنی نگارشات میں ایسی بدعتوں کی نشاندہی فرمائی ہے اور ان کی بیخکنی کے لئے پوری پوری کوشش کی ہے۔ ایسی چند مزید بدعات کا اشارہ ذکر کیا جاتا ہے۔۔۔۔۔

ہمارے معاشرے میں طلبہ کو معاوضہ دے کر قرآن خوانی کرانے کا رواج ہے، محدث بریلوی نے قرآن خوانی کے لئے اجرت لینے اور دینے کو ناجائز قرار دیا ہے<sup>۳۵</sup>۔۔۔۔۔ آجکل عامی و عالم سب تصویریں کھنچواتے ہیں، محدث بریلوی کے نزدیک ذی روح کی تصویریں بنانا اور اعزاز کے ساتھ اپنے پاس رکھنا حرام ہے<sup>۳۶</sup>۔۔۔۔۔ اکثر لوگ داڑھی منڈاتے اور کترواتے ہیں، محدث بریلوی کے نزدیک ایسا شخص فاسق معین ہے اور اس کو امام بنانا گناہ ہے<sup>۳۷</sup>۔۔۔۔۔ ہمارے معاشرے میں دولہا والے، دلہن والوں سے جہیز کے سلسلے میں مختلف چیزوں کا مطالبہ کرتے ہیں، محدث بریلوی کے نزدیک ایسا مانگے کا جھیز کھلی رشوت ہے اور حرام ہے، اس کا استعمال بھی حرام ہے<sup>۳۸</sup>۔۔۔۔۔ ہم انگریزی وضع کے کپڑے پہن کر فخر محسوس کرتے ہیں، محدث بریلوی نے ایسے لباس پہننا حرام، سخت حرام، اشد حرام قرار دیا ہے۔<sup>۳۹</sup>۔۔۔۔۔ کھڑے ہو کر کھانا عام ہو گیا ہے، محدث بریلوی نے ایسے لوگوں کو یہ حدیث یاد دلائی ہے جس میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بیٹھ کر اور جوتے اتار کر کھانے کا حکم دیا ہے<sup>۴۰</sup>۔۔۔۔۔ اسی طرح کھڑے ہو کر پیشاب کرنے والوں کو یہ حدیث پاک یاد دلائی ہے جس میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، "بے ادبی اور

بد تہذیبی ہے کہ آدمی کھڑے ہو کر پیشاب کرے<sup>۴۱</sup>۔۔۔۔۔ بعض  
مسلمان ہندوؤں کے تفریحی اور مذہبی میلوں میں شریک ہوتے ہیں۔  
محدث بریلوی نے تفریحی میلے میں شرکت کو ناجائز اور مذہبی میلے میں  
شرکت کو حرام قرار دیا<sup>۴۲</sup>۔۔۔۔۔ اکثر مسلمان تعزیرہ داری کو اچھا  
سمجھتے ہیں اور اس میں شریک ہوتے ہیں، محدث بریلوی نے ایسے  
مسلمانوں کو جاہل و خطاکار اور مجرم قرار دیا<sup>۴۳</sup>۔۔۔۔۔ بالعموم  
عورتیں بہت سی وہمی باتوں کا شکار ہو جاتی ہیں مثلاً فلاں گھر، درخت یا  
طاق میں شہید مرد رہتے ہیں وغیرہ وغیرہ ایسے خیالات کو محدث بریلوی  
نے بیہودہ و اہیات قرار دیا<sup>۴۴</sup>۔۔۔۔۔ مسلمان فاتحہ خوانی کے لئے  
قبرستان میں حاضری کے وقت قبروں پر چلتے چلے جاتے ہیں، محدث  
بریلوی نے جو تا پہن کر قبروں پر چلنے کو اہل قبور کی توہین قرار دیا ہے<sup>۴۵</sup>  
۔۔۔۔۔ ہمارے ہاں اونچی، اونچی قبریں بنانے کا رواج ہے، محدث  
بریلوی نے ایک بالش اونچی قبر کو سنت کے مطابق اور اس سے زیادہ  
اونچی کو سنت کے خلاف قرار دیا ہے<sup>۴۶</sup>۔۔۔۔۔ آپ نے قبر کو بوسہ  
دینا بھی خلاف ادب لکھا ہے<sup>۴۷</sup>۔۔۔۔۔ آجکل بعض لوگ دکھاوے  
اور شہرت کے لئے خیرات کرتے ہیں، محدث بریلوی نے ایسی خیرات کو  
حرام قرار دیا ہے<sup>۴۸</sup>۔۔۔۔۔ اکثر لوگ سامنے یا پیٹھ پیچھے مسلمان  
بھائیوں کی بدگوئی کرتے ہیں اور چغلی کھاتے ہیں، محدث بریلوی نے  
اس کو حرام قرار دیا اور قائل کو قابل تعزیر اور وہ حدیث پاک یا دولائی  
ہے جس میں حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے سن رسیدہ مسلمان،

مسلمان عالم اور مسلمان عادل بادشاہ کے حق کو ہلکا جاننے والے کو منافق  
قرار دیا ہے ۴۹۔۔۔۔۔

الغرض محدث بریلوی نے بے شمار بدعات کا رد فرمایا اگر اس  
موضوع پر تحقیق کی جائے تو صحیح کتاب تیار ہو سکتی ہے۔ ۵۰ اور محدث  
بریلوی کے تجدیدی کارناموں کا صحیح ادراک ہو سکتا ہے۔۔۔۔۔ اللہ  
تعالیٰ ہم کو سلف صالحین کے راستے پر چلائے، حضور انور صلی اللہ علیہ  
وسلم کی سنت کی پیروی کا سچا ذوق و شوق عطا فرمائے اور آپ کی محبت و  
عشق میں خاتمہ بالخیر فرمائے۔ آمین

اختر محمد مسعود عفی عنہ

۱۷۱۲-۵

پی۔ ای۔ سی۔ ایچ سوسائٹی

کراچی۔ ۷۵۴۰۰

(سندھ، پاکستان)

وَاللَّهُ  
مَلِكٌ

## حواشی و حوالے

- ۱ احمد رضا خاں: حسام الحرمین. مطبوعہ لاہور ۱۹۷۵ء. ص ۵۱
- ۲ احمد رضا خاں: السیتہ الالیتہ فی فتاویٰ افریقہ (۱۳۳۶ھ / ۱۹۱۷ء) مطبوعہ بریلی. ص ۱۵۴
- ۳ احمد رضا خاں: اعلام الاعلام بان ہندوستان وار الاسلام (۱۳۰۶ھ / ۱۸۸۸ء) مطبوعہ بریلی. بار اول ۲۵ رجب. (۱۳۳۵ھ / ۱۹۲۷ء). ص ۱۵
- ۴ احمد رضا خاں: اعز الاکتاہ فی رد صدقۃ مانع الزکوہ (۱۳۰۹ھ / ۱۸۹۱ء) مطبوعہ بریلی. بار اول ص ۱۰-۱۱
- ۵ احمد رضا خاں: مقال العرفاء باعزاز شرع و علماء (۱۳۲۷ھ / ۱۹۰۹ء) مطبوعہ کراچی. ص ۷
- ۶ احمد رضا خاں: السیتہ الالیتہ. مطبوعہ بریلی. ص ۱۲۴
- ۷ ایضاً. ص ۱۴۱
- ۸ احمد رضا خاں: احکام شریعت. حصہ اول. مطبوعہ آگرہ. ص ۴
- ۹ احمد رضا خاں: الزبدہ الزکیہ لتحریم سجود التیمہ. مطبوعہ بریلی. ص ۵
- ۱۰ ایضاً. ص ۷-۱۰
- ۱۱ ایضاً. ص ۱۰-۲۵
- ۱۲ ایضاً. ص ۲۵-۸۰

نوٹ:- یہ رسالہ جب ڈاکٹر ظہور احمد انظر (استاد شعبہ عربی، پنجاب یونیورسٹی، لاہور) نے مطالعہ فرمایا تو حیران رہ گئے، ان کی ملاقات سعودی عرب میں ایک پروفیسر صاحب سے ہوئی، گفتگو میں محدث بریلوی کا ذکر نکل آیا تو پروفیسر صاحب نے فرمایا، "وہی جو قبروں کو سجدہ کراتا تھا"۔۔۔۔۔ ڈاکٹر صاحب نے فرمایا وہ تو اس کے سخت خلاف تھے، آپ ان کا رسالہ "الزبدہ الزکیہ" ملاحظہ فرمائیں۔۔۔۔۔ پروفیسر صاحب نے فرمایا، ہم نے تو یہی سنا تھا۔۔۔۔۔ مسعود

- ۱۳--- احمد رضا خاں: شفاء الوالہ فی صور الحبيب و مزارہ و نعالہ (۱۳۱۵ھ / ۱۸۹۷) مطبوعہ بریلی، بار اول
- ۱۴--- احمد رضا خاں: الحجۃ الفاتحہ لطیب التعمین و الفاتحہ (۱۳۰۷ھ / ۱۸۸۹ء) مطبوعہ لاہور، ص ۱۴
- ۱۵--- ایضاً، ص ۱۵
- ۱۶--- ایضاً، ص ۱۶
- ۱۷--- محمد مصطفیٰ رضا خاں: الملقوظ، حصہ سوم (۱۳۳۸ھ / ۱۹۱۹ء) مطبوعہ مسلم، یونیورسٹی پریس، علی گڑھ، ص ۴۵
- ۱۸--- احمد رضا خاں: مروج النجا لخروج النساء، مطبوعہ بریلی
- ۱۹--- احمد رضا خاں: جلی الصوت لنہی الدعوت امام الموت، مطبوعہ بریلی
- ۲۰--- احمد رضا خاں: السنیتہ الایقذنی فتاویٰ افریقہ، مطبوعہ بریلی، ص ۶۶
- ۲۱--- احمد رضا خاں: جمل النور فی نہی النساء عن زیارہ القبور، مطبوعہ بریلی
- ۲۲--- محمد مصطفیٰ رضا خاں: الملقوظ (۱۳۳۸ھ / ۱۹۱۹ء)، حصہ دوم، مطبوعہ کراچی، ص ۱۱
- ۲۳--- احمد رضا خاں: مسائل سماع (مرتبہ مولوی عرفان علی رضوی) مطبوعہ لاہور، ص ۳۲
- ۲۴--- احمد رضا خاں: ابریق المنار بشموع المزار (۱۳۳۱ھ / ۱۹۱۲ء)، مطبوعہ لاہور، ص ۹
- ۲۵--- ایضاً، ص ۹-۱۰
- ۲۶--- احمد رضا خاں: احکام شریعت، حصہ اول، مطبوعہ آگرہ، ص ۳۸
- ۲۷--- احمد رضا خاں: السنیتہ الایقذہ، مطبوعہ بریلی، ص ۷۰
- ۲۸--- احمد رضا خاں: احکام شریعت حصہ اول، ص ۴۲
- ۲۹--- احمد رضا خاں: مسائل سماع، مطبوعہ لاہور، ص ۲۴
- ۳۰--- احمد رضا خاں: احکام شریعت، حصہ اول، ص ۳۳
- ۳۱--- احمد رضا خاں: مہذب ارواح القدس کشف حکم العرس



مطبوعہ لاہور، ص ۵ (۱۳۲۳ھ / ۱۹۰۶ء)

۳۲ --- احمد رضا خاں: ہادی الناس فی رسوم الاعراس (۱۳۱۲ھ / ۱۸۹۳ء)  
مطبوعہ لاہور، ص ۲

۳۳ --- ایضاً، ص ۲

۳۴ --- محمد مصطفیٰ رضا خاں: المملووظ (۱۳۳۸ھ / ۱۹۱۹ء)، حصہ سوم،  
مطبوعہ علی گڑھ، ص ۵۴

نوٹ:۔ اس مقالے کا تذکرہ بالا حصہ ۲۵، صفر المظفر ۱۴۰۰ء مطابق ۱۲ / جنوری ۱۹۸۰ء کو قلم بند کیا گیا تھا جو راقم کی تصنیف "حیات مولانا احمد رضا خاں بریلوی" کے ساتھ ۱۹۸۱ء میں اور الگ رسالے کی صورت میں بھی سیال کوٹ سے شائع ہو گیا تھا۔ اگلا حصہ ۱۳ رمضان المبارک ۱۴۱۸ھ مطابق ۱۲ / جنوری ۱۹۹۸ء کو قلم بند کیا گیا ہے۔۔۔۔۔ مسعود

۳۵ --- احمد رضا خاں: فتاویٰ رضویہ، مطبوعہ مبارک پور، ۱۹۶۷ء، ج ۴، ص ۳۱۸

۳۶ --- محمد مصطفیٰ رضا خاں: المملووظ، مطبوعہ میرٹھ، ج ۲، ص ۸۷

۳۷ --- احمد رضا خاں: احکام شریعت، مطبوعہ میرٹھ، ج ۲، ص ۳۲۱

۳۸ --- یسین اختر مصباحی: امام احمد رضا اور رد بدعات و منکرات، کراچی، ص ۵۵۴

۳۹ --- احمد رضا خاں: فتاویٰ رضویہ، ۱۹۶۱ء، مبارک پور، ج ۳، ص ۴۲۲

۴۰ --- احمد رضا خاں: فتاویٰ افریقہ، کانپور، ۱۳۳۶، ص ۳۸

۴۱ --- ایضاً، ص ۹-۱۰

۴۲ --- عرفان علی: عرفان شریعت، بریلی، ص ۲۷-۲۸

۴۳ --- ایضاً، ج ۱، ص ۱۵

۴۴ --- احمد رضا خاں: احکام شریعت، ج ۱، ص ۱۳-۱۴

۴۵ --- احمد رضا خاں: فتاویٰ رضویہ، ج ۴، ص ۱۰۷





اور سب جوں کے ساتھ ہو جاؤ